تھر تھرائے کانپ اٹھے باغیانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قہر بن کا ان پر چھایا اے امام احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے رضا ہم پر یہ تیرا احسان ہے — کہ بنا سُنیت کی تو پہچان ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کیا کفار اور مرتدین سے معاملات

اور موالات کفر یا ایمان؟

نابغ النور علی سوالات جبلفور (۱۳۳۹ھ)

(جبلپور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور)

تمام صلح کلیوں کے تابوت میں آخری کیل

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ماخوذ فتاویٰ رضویہ جلد 14)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ونحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مسئلہ ۱۶ تا ۲۲: از جبل پور کمانیہ بازار دکان سیٹھ عبدالغفور صاحب آئل مرچنٹ مرسلہ عبدالجبار صاحب ناظم جماعت خدام اہل سنت ۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں:

(۱) ایک سچا پکا سنی پابندِ مذہب وملت، تارکِ دنیا، دینی عالم باعمل جو حکومتِ ترکی کو ایک عظیم الشان سلطنت اسلامیہ سمجھے اور اپنی متعدد تقریروں میں اس عظیم سلطنتِ اسلامیہ بلکہ ہر مصیبت زدہ مسلمان کی مدد واعانت وحمایت اور اماکن مقدسہ کی صیانت وحفاظت ہر مسلمان پر بقدر وسعت واستطاعت ہر جائز وممکن ومفید طریقہ کے ساتھ ضروری ولازم وفرض فرمائے اور لوگوں کے بار بار نہایت اصرار کے ساتھ اس امر کے استفسار پر کہ "آپ ترکوں کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کاملہ اور سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں کہ نہیں" اس کے جواب میں فرمائے "سلطنت ترکی خلدھا اللہ تعالیٰ وایدھا وحرسھا واخذل اعدائھا" (اللہ تعالیٰ اس سلطنت کو ہمیشگی بخشے، اس کی مدد فرمائے، اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔ت) کے متعلق صرف اتنا عرض کرسکتا ہوں کہ میں بحمدہٖ تعالیٰ سنی ہوں اور ہمیشہ ہر حال میں تحقیقات سلف اور مسلماتِ اہلسنت وتصریحاتِ محققین کا متبع اور امتِ مرحومہ کے اجماع واطباقِ متوارث کا پابند رہا ہوں اور یہی میرا مذہب وعروہ وثقٰی ہے، مسئلہ خلافتِ عظمٰی کے متعلق جو ایک ثابت ومحقق وقطعی طے شد مذہبی قدیم مسئلہ ہے، میں احتیاط کے خلاف اتباعِ سلف پر، ایک جدید اختراع خلف کو ترجیح دینے سے قاصر ہوں اور آج کل کے بے جا اور ناجائز ومزاحم دین وملت ومخالف کتاب وسنت شورشوں اور ایسی شورشی خلافت کمیٹیوں سے علیحدہ

رہے، جن خلافت کمیٹیوں کا مقصد خاص ہندو، مسلم اتحاد ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت اور موالات قائم کرنا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا مطیع و منقاد و غلام بنانا، محرمات شرعیہ کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانا، خلافت کا نام کرکے، کام تمام منافی مقاصد خلافت و خلاف اسلام و موجب بربادی اسلام و تباہی اہل اسلام کرنا، نہایت مبالغہ کے ساتھ قولًا وفعلًا و تحریرًا کفار و مشرکین کی تعظیم وتوقیر خود کرنا اور مسلمانوں سے کرانا، بجائے دعائے نصرت اسلام و مسلمین، مشرکوں کی طرح کافر ومشرک کی جے پکارنا کسی کافر ومرتد ووہابی کے مرنے یا جیل جانے پر اظہارِ غم اور ماتم کے لئے بازار بند کرانا ہڑتالیں کرنا، مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا، جو ان کا کہنا نہ مانے اسے تکلیف دینے اور اس کی عزت و ناموس کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا' اور بائیکاٹ کردینا، ترکی ٹوپیاں سروں سے اتار کر جلادینا، شعار مشرک گاندھی ٹوپی پہننے پر زور دینا وغیرہا من الشنائع، ایسی خلافت بلکہ ضلالت وہلاکت کمیٹیوں کے ان کے کفروں اور ضلالتوں کو اہلِ اسلام پر اپنے بیانات میں ظاہر کرے اور لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلائے ایسے عالم دین پر نفس خلافت کے انکار کا بہتان وافترا باندھ کر اسے دائرہ اہل سنت سے خارج کرنا اور قطعاً قرآن کا منکر ٹھہرا کر اس کے کفر وارتداد پر فتویٰ شائع کرنا کیسا ہے اور اس کے مستفتی ومفتی و مصدقین اور اس فتویٰ کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرکے ایسے عالم باعمل کی شان میں ناشائستہ کلمات استعمال کرنے والوں کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا صرف موالات من الیہود والنصاریٰ حرام ہے یا ہر کافر ومشرک و مبتدع ووہابی و بے دین سے۔

(۳) کیا صرف ترک موالات من **الیہود والنصاریٰ** کو فرض بتانے والے اور دوسرے **کفار ومشرکین ومرتدین ہنود ووہابیہ** سے موالات کرنے والے، اسے فرض جاننے والے کیا محرف ومکذب قرآن عظیم نہیں، اگر ہیں تو ان کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۴) **جو عالم با عمل کافر و مشرک نصاریٰ یہودی، ہندو مجوسی بلکہ ہر گمراہ بے دین و بدمذہب مرتد، وہابی اور ہر دشمنِ دین اور ہر مخالف اسلام سے ترکِ موالات فرض اور اس کے ساتھ موالات حرام بتائے** اور آج کل کے شورش پسندوں کا من گھڑت ترک موالات جو صرف نصاریٰ سے کیا جارہا ہے وہ بھی ادھورا، اور کافروں، مشرکوں، مرتدوں، ہندوؤں، وہابیوں سے موالات فرض بتایا جاتا ہے، ایسے انوکھے اندھے ایجاد مشرک، ترک موالات کو منافقِ اسلام و مخالف کتاب وسنت فرمائے، ایسے عالم با عمل کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا، اور ترک موالات من الیہود والنصاریٰ کی تصدیق کرنا، اور ایسے مستفتی و مفتی و مصدقین اور اسے مان کر ایک عالم کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے سب کے لئے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) جماعتِ اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کافروں، مشرکوں کے اغواء سے مسلمانوں میں پھوٹ پیدا کرنا، مسجد الٰہی عید گاہ سے مسلمانوں کو علیحدہ کرکے کافروں کی مدد سے خیمے قائم کرکے نمازِ عید ادا کرنا، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور شیطانی چال اور مکر وفریب سے عید گاہ اہلسنت سے پھیر کر کافروں کی زمین گول بازار میں بھیجنے کے لئے کافروں کو راستوں پر مقرر کرنا اور مشرکوں کے کہنے سے عید گاہ چھوڑ کر جماعت اہل سنت سے منہ موڑ کر مسجد الٰہی کو ویران کرنے کے لئے کافروں کے زیر سایہ حفاظت و حمایت نماز ادا کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(٦) مشرکوں بت پرستوں کو خوش اور راضی کرنے کے لئے گائے کی قربانی چھڑانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کو گائے کی قربانی چھوڑنے پر زور دینا، انہیں مجبور کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اس کا ان مشرک پرستوں کے بہکانے سے ان کے دام شیطنت میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ بینواتوجروا' بہت ہی کرم ہوگا' ہر سوال کے جواب کے ساتھ دلیل ہو اگرچہ مختصر۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وحدہ والصلٰوۃ والسلام علٰی من لانبی بعدہ واٰلہ وصحبہ المکرمین عندہ۔

جواب سوال (۱)

(۱) صورت مستفسرہ میں عالم موصوف سراسر حق پر ہے اور اس کے مخالفین گمراہ وضال' **قال اللہ تعالٰی فماذابعدالحق الاالضلال**۱؎۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی۔(ت) (۱؎ القرآن الکریم ۱۰/ ۳۲)

بلاشبہہ حمایت سلطنت اسلامیہ وحفاظت اماکن مقدسہ میں' وسعت واستطاعت کی شرط قرآن عظیم سے ہے' اور اس کے طرق میں جائز و ممکن ومفید کی تحدید شرع قویم وعقل سلیم سے۔ **قال اللہ تعالٰی: لایکلف اللہ نفسًا الا وسعھا**۲؎۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (ت) (۲؎ القرآن الکریم ۲/ ۲۸۶)

وقال اللہ تعالٰی فاتقوااللہ مااستطعتم۱؎۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: تو اللہ تعالٰی سے ڈرو جہاں تک ہوسکے۔(ت) (۱؎ القرآن الکریم ۶۴/ ۱۶)

شرع الٰہی عزّوجل منزّہ ہے اس سے کہ ناجائز وحرام یا ناممکن وغیر مقدور یا نامفید عبث کا حکم دے۔

قال اللہ تعالٰی ان اللہ لایأمر بالفحشاء٢۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا(ت) (٢؎القرآن الکریم ٧/ ٢٨)

وقال تعالٰی: وینھی عن الفحشاء والمنکر ٣۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات سے۔(ت) (٣؎القرآن الکریم ١٦/ ٩٠)

وقال تعالٰی لا نکلف نفسا الاوسعھا٤۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر۔(ت) (٤؎القرآن الکریم ٢٣/ ٦٢)

وقال تعالٰی وماخلقنا السماء والارض ومابینھما لٰعبین٥۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔(ت) (٥؎القرآن الکریم ٤٤/ ٣٨)

درباره خلافت جس عقیدہ اہل سنت کا عالم نے اشعار کیا خود خلافت کمیٹی کے مفتی اعظم مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہان پوری اور اس کے لیڈر معظم وناظم انجمن علماء، صدر شعبہ تبلیغ عبدالماجد بدایونی نے ایک مطبوعہ فتوی میں(کہ شخصین مذکورین جس کے مفتی و مستفتی ہیں) اس کا صاف اقرار واظہار کیا جو عبارات ائمہ وعلماء اس فتوی نے سندًا پیش کیں، وضوح حق کو ان میں سے یہ دو ہی بہت ہیں مقاصد وشرح مقاصد سے(کہ عقائد اہلسنت کی معتمد کتابیں ہیں) سند دکھائی کہ "لناقولہ علیہ السلام الائمۃ من قریش٢۔ واجمعو علیہ فصار دلیلا قاطعا یفید الیقین باشتراط القرشیۃ" یعنی ہم اہلسنت کی دلیل حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ ارشاد

جلیل ہے کہ تمام خلفاء قریش سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قرشی ہونا بیشک شرط ہے۔ (۱؎ شرح المقاصد المبحث الثانی التکلیف والحریۃ والذکورۃ دارالمعارف النعمانیۃ لاہور ۲/ ۲۷۷)

علامہ سید محمد ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ردالمحتار علی الدرالمختار سے سند پیش کی کہ فرماتے ہیں: وقدیکون بالتغلب مع المبایعۃ وھو الواقع فی سلاطین الزمان نصرھم الرحمٰن ۱؎۔ یعنی تغلب کی امامت کبھی بیعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے کہ ہے تو متغلب مگر لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں، ہمارے زمانے کے سلاطین کا یہی واقعہ ہے، رحمٰن عزوجل ان کی مدد فرمائے (ہم کہتے ہیں آمین) (۱؎ ردالمحتار باب البغاۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۱۰)

علامہ سید موصوف جن کی کتاب ممدوح آج تمام عالم میں مذہب حنفی کے اعلٰی درجہ معتمد سے ہے۔ سلطان عبدالمجید مرحوم کے والد سلطان محمود خاں مرحوم کے زمانے میں انہیں کے قلمرو ملک شام میں انہیں کی طرف سے شہر دمشق و تمام دیار شامیہ کے مفتی اجل تھے (رحمۃ تعالٰی علیہ) مفتی و مستفتی مذکورین کی ان شہادتوں کے بعد زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں، **قال اللہ تعالٰی شھد واعلٰی انفسھم ۲؎**۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے (ت) (۲؎ القرآن الکریم ۶/ ۱۳۰ و ۷/ ۳۷)

خلافت کمیٹی کو اس بارے میں اگر پوچھنا ہو انہیں اپنے مفتی اعظم ولیڈر معظم سے پوچھے کمیٹی کہے "لِمَ شھدتم علینا" (تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ت) وہ کہیں: انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ ۴؎۔ (وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی۔ت) (۳؎ القرآن الکریم ۴۱/ ۲۱) (۴؎ القرآن الکریم ۴۱/ ۲۱)

مشرکوں سے اتحاد و وداد قطعی حرام اور ان سے اخلاص دلی یقیناً کفر ہے۔

قال تعالٰی ترٰی کثیرامنهم یتولون الذین کفروالبئس ماقدمت لهم انفسهم ان سخط اللہ علیهم وفی العذاب هم خٰلدون٥ولوکانوایؤمنون باللہ والنبی وماانزل الیه مااتخذوهم اولیاولٰکن کثیرامنهم فٰسقون٥٥۔ تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں' بیشک کیا ہی بری ہے وہ چیز جو خود انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد' وداد' محبت' موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمان الٰہی سے نکلے ہوئے ہیں (ت) (۵؎القرآن الکریم ۵/ ۸۱۔۸۰)

یہ اور بیس سے زائد اور آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد کو حرام و کفر فرمایا ہے' مسلمان کی شان نہیں کہ واحد قہار کے ارشادات سنے اور ان میں مشرکین یا خاص ہندوؤں کے استثناء کی پچر گھڑلے' قال اللہ تعالٰی اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون١۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: کیا اللہ نے اسکی تمہیں اجازت دی (کہ مثلاً میرے کلام میں مگر ہندو کا پیوند لگالو) یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ (١؎القرآن الکریم ١٠/ ٥٩)

وقال تعالٰی اتقولون علی اللہ مالاتعلمون٢٥۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: کیا بے جانے بوجھے اللہ پر کسی بات کا چھٹار کھتے ہو (کہ مثلاً اس نے ہندوؤں کو جدا کرلیا ہے) (٢؎القرآن الکریم ١٠/ ٦٨)

وقال تعالٰی یحرفون الکلم من بعد مواضعه (الٰی قوله عزّوجل) لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاٰخرة عذاب عظیم٣۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اللہ تعالٰی کے ارشادات کو ان کے

ٹھکانے سے ہٹاتے ہیں__(کہ مثلاً اگرچہ اللہ نے یہاں ہر جگہ عام لفظ فرمائے جو سب کفار کو شامل ہیں مگر ان سے ہندو مراد نہ رکھے ان سے اتحاد و وداد کو حرام وکفر نہ فرمایا) ایسوں کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب مشرکوں کا غلام و منقاد بننا ان کا پس رو بننا، جو کہیں وہی کرنا خصوصاً جسے امر دینی سمجھا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام حرام ہے سخت مخالفتِ ذوالجلال والاکرام ہے، گمراہی و کفر اس کا انجام ہے۔ (۳؎ القرآن الکریم ۵/ ۴۱)

قال اللہ تعالٰی ولاتتبعوا خطوات الشیطٰن انه لکم عدو مبین ۴؎o اللہ تعالٰی نے فرمایا: شیطان کے پس رو نہ بنو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (۴؎ القرآن الکریم ۲/ ۲۰۸)

وقال تعالٰی فلا تطع المکذبین ۵؎ اللہ تعالٰی نے فرمایا: جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔ (۵؎ القرآن الکریم ۶۸/ ۸)

وقال تعالٰی ولاتطع منهم اٰثما او کفورا ۶؎o اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: ان میں سے کسی مجرم یا کافر کی اطاعت نہ کرو۔ (۶؎ القرآن الکریم ۷۶/ ۲۴)

وقال تعالٰی وان تطع اکثر من الارض یضلوک عن سبیل اللہ ۷؎ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: یہ جو زمین میں ہیں ان میں اکثر وہ ہیں کہ اگر تو نے ان کی اطاعت کی تو وہ تجھے اللہ کے راہ سے گمراہ کردیں گے۔ (۷؎ القرآن الکریم ۶/ ۱۱۶)

وقال تعالٰی یایها الذین اٰمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علٰی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ۱؎ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ

تمھیں تمھاری ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھیر دینگے تو پورے ٹوٹے میں پلٹو گے۔ (۱؎ القرآن الکریم ۳/ ۱۴۹)

حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیّہ کے مذہب راجح میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی حلت وحرمت قطعی ہو جیسے **جائز کسب وتجارت واجارت کی حلت مشرکین وودادوانقیاد واتحاد کی حرمت**، ان حلالوں کو وہ لوگ حرام بلکہ کفراوران حراموں کو حلال بلکہ فرض کررہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی حرام لعینہ ہے، جیسے مذکورات جب تو اسے حلال ٹھہرانا باجماعِ ائمہ حنفیّہ کفر ہے، اللہ عزوجل کفار کا بیان فرماتا ہے: **لایحرمون ماحرم اللہ ورسولہ۲؎**۔ جسے اللہ ورسول نے حرام فرمایا کافر اسے حرام نہیں ٹھہراتے۔ (۲؎ القرآن الکریم ۹/ ۲۹)

متن عقائد میں مسئلہ مصرحہ ہے، نیز فتاوٰی خلاصہ وغیرہا میں ہے: من اعتقدالحرام حلالاًاو علی القلب یکفر ھذااذاکان حرامابعینہ و الحرمۃ قامت بدلیل مقطوع بہ امااذاکانت باخبار الاحاد لایکفر۳؎۔(ملخصا)۔ جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہٖ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (ملخصًا)(ت) (۳؎ خلاصۃ الفتاوٰی الفصل الثانی فی الفاظ الکفر الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۳۸۳)

بزازیہ وشرح وہبانیہ ودرمختار میں ہے: یکفر اذاتصدق بالحرام القطعی۴؎۔ حرام قطعی کے تصدق سے کافر ہوجائے گا۔(ت) (۴؎ درمختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۳۴)

ردالمحتار میں ہے: حاصلہ ان شرط الکفر علی القول الاول شیئاٰن قطعیۃ الدلیل وکونہ حرامالعینہ، وعلی الثانی یشترط الشرط الاول فقط، وعلمت ترجیحہ،

ومافی البزازیة مبنی علیه۵؎۔حاصل یہ ہے کہ قول اول پر کفر کے لئے دو شرائط ہوں گی اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، اور دوسرے قول پر پہلی شرط ہے اور آپ اس کی ترجیح سے آگاہ ہیں، اور بزازیہ کا مدار اسی پر ہے۔(ت) (۵؎ردالمحتار کتاب الزکوۃ باب زکوۃ الغنم دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۷)

حالات دائرہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں تو یہ باجماعِ ائمہ حنفیّہ کفر ہیں۔ کفار ومشرکین کی ایسی تعظیمیں کفر ہیں، ان کی جے پکارنا، ان کے مرنے یا جیل جانے پر ہڑتال اور اس پر وہ اصرار، اور جو مسلمان نہ مانے اس پر وہ ظلم وہ اضطراب، کمال تعظیم کفار اور باعث دخول نار وغضبِ جبار، وحسب تصریحاتِ ائمہ موجب کفر واکفار، فتاوٰی ظہیریہ واشباہ والنظائر وتنویرالابصار ودرمختار میں ہے: لوسلم علی الذمی تبجیلا یکفرلان تبجیل الکافرکفر۔۱؎۔ **اگر کسی نے ذمی کو احتراماً سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔(ت)** (۱؎درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱)

فتاوی امام ظہیرالدین ومختصر علامہ زین مصری وشرح تنویر مدقق علائی میں ہے: لوقال لمجوسی یااستاذ تبجیلا کفر۲؎۔اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً "یااستاد" کہا تو اس سے وہ کافر ہوجائے گا۔(ت) (۲؎درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱)

رب عزوجل فرماتاہے: وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون۳؎۔عزّت تو خاص اللہ ورسول ومسلمین ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ (۳؎ القرآن الکریم ۶۳/ ۸)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من وقرصاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام ؎۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسروابن عساکروابن عدی عن ام المؤمنین الصدیقۃ وابونعیم فی الحلیۃ والحسن بن سفیان فی مسندہ عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانۃ عن ابن عمروکابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین والبیہقی فی شعب الایمان عن ابراھیم بن میسرۃ مرسلا۔ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی بیشک اس نے دین اسلام کے ڈھادینے پر مدد دی (اسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن بسر، ابن عساکر اور ابن عدی نے ام المومنین سیدہ صدیقہ سے، ابو نعیم نے حلیہ میں اور حسن بن سفیان نے مسند میں حضرت معاذ بن جبل سے، سجزی نے ابانۃ میں حضرت ابن عمر سے اور ابن عدی کی طرح ______ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم بن میسرہ سے اسے مرسلًا روایت کیا ہے۔(ت) (؎ شعب الایمان حدیث ۹۴۶۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۷/ ۶۱)

بدمذہب کی توقیر پر یہ حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا ہوگا، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: نھی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا ویرحب بھم ؎۔ **رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔** (؎ حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۱۴۴۶ اسحاق بن ابراہیم دارالکتاب العربی بیروت ۹/ ۲۳۶)

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں ادنٰی درجہ تکریم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہہ دیا، حدیث نے اس سے بھی منع فرمایا نہ کہ معاذاللہ اس کی جے پکارنی اور وہ افعال شیطانی، اور یہ عذر یارد کہ یہ اقوال عوام کے ہیں کسی ذمہ دار کے نہیں، محض کاذب و پادر ہوا

ہے، تمہیں نے عوام کالہوام کو اس اتحاد مشرکین حرام و لعین پر ابھارا اور ان حرکات ملعونہ سے نہ روکا بلکہ اپنے مقاصد مفاسد کا مؤید سمجھا تمہارے دلوں میں ایمان یا ایمان کی قدر ہوتی تو اس اتحاد حرام و کفر کے لئے جیسی زمین سروں پر اٹھالی ہے، رات دن، مشرق مغرب ٹاپتے پھرتے ہو، ہزاروں دھواں دھار ریزو لیشن پاس کرتے ہو اس کے مخالف بلکہ اس میں ساتھ نہ دینے والوں پر فتویٰ کفر لگاتے ہو، صدہا اخبارات کے کالم ان کی بدگوئی سے گندے کرتے ہو، اس سے سوحصے زائد ان کفروں، ضلالوں کی آگ بجھانے میں دکھاتے کہ یہ تمہاری ہی لگائی تھی اور اپنی داڑھی بچانے کے لئے اس کا بجھانا تم پر فرض عین تھا، مگر سب دیکھ رہے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان شیطنتوں کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کوشش کا دسواں، بیسواں، سوواں حصہ بھی نہ دکھایا پھر جھوٹے بہانے بنانے سے کیا حاصل، معہذا خود ذمہ داروں نے جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر و خبیث تر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ شملہ بمقدار علم، ابوالکلام آزاد صاحب نے کمپ ناگپور میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی حمد کی اسے مقدس ذات ستودہ صفات کہا، میاں عبدالماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکر مبعوث من اللہ کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس مذکر بنا کر بھیجا ہے، کہاں یہ کلمات ملعونہ اور کہاں بے تمیز احمق جاہلوں کا جے پکارنا، **فانی تؤفکون۲۵۔افلاتعقلون۳۵۔کلابل ران علٰی قلوبھم ماکانوایکسبون۱۔** تم کہاں اوندھے جاتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں، کوئی نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔(ت) (۲؎القرآن الکریم ۱۰/ ۳۴)(۳؎القرآن الکریم ۲/ ۴۴)(۱؎القرآن الکریم ۸۳/ ۴)

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تضییع مال ہوتا کہ حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ہوتا کہ اس سے سخت تر، اشد حرام ہے، مگر وہ لوگ ترکی ٹوپیوں کو شعارِ اسلام جان کر پہنتے

تھے اب انہیں جلادیا اور ان کے بدلے گاندھی ٹوپی لینا مشعر ہوا کہ انہوں نے نشانِ اسلام سے عدول اور کافر کا چیلا بننا قبول کیا: بئس للظّٰلمین بدلا۲؎۔ (ظالموں کو کیا ہی برا بدلہ ملا۔ ت) (۲؎ القرآن الکریم ۱۸/ ۵۰)

بالجملہ ایسے اقوال وافعال کفر وضلال پر عالم موصوف کا انکار عین حق وصواب وسبب ثواب ورضائے رب الارباب تھا اور جوان کے شرعی احکام اہل اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو ''ذیاب فی ثیاب'' کے شر سے بچاکر راہِ حق کی طرف بلانا، سنی عالم کا جلیل فرض مذہبی وکار منصبی وبجاآوری حکمِ خداونبی تھا اور ہے، جل وعلٰی وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیزے دیگراست۔ اس کی تہہ میں اور اشد خباثت ہے، مسلمان تو مسلمان نفس خلافت کا منکر جملہ مدعیان کلمہ گو میں کون ہے جس سے سائل سوال کرتا اور مجیب جواب دیتا اہل سنت حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو خلیفہ جانتے ہیں، غیر مقلد ودیوبندی بھی اس میں نزاع نہیں کرتے، روافض حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو خلیفہ جانتے ہیں، مرزائی اپنے مرزا تک اترتے ہیں، بلکہ خلافت سے مراد مسئلہ دائرہ ہے، اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر تلبیس ابلیس ہے اور دل میں جو مراد ہے اس کا حال خود خلافت کمیٹی کے مفتی اعظم اور مستفتی اس کے لیڈر معظم کے فتوے سے ظاہر ہوگیا کہ عالم موصوف نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس پر اجماع صحابہ امجاد ہے جو جمیع اہلسنت وجماعت کا اعتقاد ہے، اہلسنت سے خروج، قرآن کا انکار، کفر، ارتداد ان کے یہ چار احکام ملعونہ کاش اسی عالم دین پر محدود رہتے تو اس فتوی کے مفتی اور اس کے مصدقین بحکم ظواہر احادیث صحیحہ ونصوص کتب معتمدہ فقہیہ ایک ہی بلائے کفر سہتے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایماامرئ قال لاخیہ کافر فقدباء بھا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ۳۔ رواہ مسلم والترمذی ونحوہ البخاری عن ابن عمررضی اللہ تعالٰی عنھما۔جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلاضرور پڑے، جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔(اسے مسلم، ترمذی اور اسی کی مثل بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت) (۳ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم اوکافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۷؛ صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکفراخاہ بغیر تاویل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱)

درمختار میں ہے: عزر الشاتم بیاکافر وھل یکفران اعتقد المسلم کافر انعم والالابہ یفتی۱۔ کسی مسلمان کو "اے کافر" کہنے والے شخص پر تعزیر نافذ کی جائے گی، کیا اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر سمجھتا ہے تو کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں۔ اسی پر فتوٰی ہے۔(ت) (۱درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۲۷)

شرح وہانیہ، ذخیرہ، نہرالفائق وردالمحتار میں ہے: لانہ لما اعتقدالمسلم کافرافقد اعتقد دین الاسلام کفرا۲۔ کیونکہ جب مسلمان کو کافر مانا تو اس نے دین اسلام کو کفر جانا۔(ت) (۲ ردالمحتار باب التعزیر داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۱۸۳)

اس کی تفصیل جلیل و تحقیق جمیل ہماری کتابوں الکوکبۃ الشہابیۃ اور النہی الاکید وغیرہما میں ہے مگر یہاں تو خود خلافت کمیٹی کے لیڈروں مفتیوں کے فتوے نے روشن کردیا کہ یہ تکفیر صرف اس سنی عالم کی نہیں بلکہ تمام ائمہ اہل سنت اور جملہ صحابہ کرام اور خود ارشاد اقدس حضور سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہے، اب کون مسلمان ہے کہ اس تکفیری فتوے اور اس کی ناپاک تصدیق کو کلماتِ کفر نہ

کہے گا۔ فقہاء کرام ائمہ وصحابہ درکنار خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کلام پاک پر کفر کا حکم لگانے والوں کو کافر نہ کہیں گے تو اور کسے کافر کہیں گے' اب ان سے پوچھئے کہ یہ کتنے کروڑ کفر اخبث واشد ہوئے خصوصًا وہ کفر اخیر سب سے خبیث تر سب سے لعین' **وذٰلک جزاء الظالمین۳۔o** (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ت) (۳؎ القرآن الکریم ۵۹/ ۱۷)

سنی عالم کو اس کی پروانہ کرنی چاہئے' ہر قوم کی ایک اصطلاح ہوتی ہے' ان لوگوں کی اصطلاح جدید میں ملت ملتِ گاندھی ہے اور سنت سنتِ گاندھی' اس کی روش سے جدا چلنے والوں کو اہل سنت وجماعت سے خارج اور اس کی ملتِ مخترعہ کے مخالفوں کو کافر مرتد کہتے ہیں' جس طرح فرعون ملعون نے معاذ اللہ حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کی تھی کہ **فَعَلْتَ فِعْلَتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ۴؎o** (تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا اور تم ناشکر تھے۔ت) (۴؎ القرآن الکریم ۲۶/ ۱۹)

اور مشرکین مکہ ملاعنہ نے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر معاذ اللہ ابتداع کی تہمت رکھی تھی **ماسمعنا بھذا فی الملۃ الاٰخرۃ ان ھذا الا اختلاق۱o۔** (یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی یہ تو نری نئی گھڑت ہے۔ت) بلکہ یہ حضرات تو فرعون ومشرکین سے بھی بڑھ کر کوئی نرالی انوکھی اصطلاح رکھتے ہیں' انہوں نے اپنے دشمنوں خدا کے محبوبوں کو کہا یہ خود اپنوں کو بلکہ اپنی ہی زبانوں سے اپنی ہی جانوں کو کہتے ہیں' آخر نہ دیکھا کہ مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہان پوری وعبدالماجد صاحب بدایونی نے فتوٰی شاہجہان پور میں کس شدومد سے نفس خلافت کی جڑ کاٹ دی اور فتوٰی جبلپور نے ان دونوں لیڈروں مفتیوں عالموں پر کافر مرتد کی چھانٹ دی بلکہ خود مولوی ریاست علی خاں وعبدالماجد نے اسی فتوٰی شاہجہانپور کے آخر میں اپنے ہی اوپر فاسق ومفسد کی

بانٹ دی، پھر فتوی جبلفور میں علمائے دین کو کہنے کی کیا شکایت آخر نہ دیکھا کہ حق بہ حق دار رسید رجعت علیہ ان کا کفرانہیں پر پلٹا، **وویل للکٰفرین من عذاب شدید۲**۔ (اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے۔ت) (۱؎القرآن الکریم ۳۸/ ۷)(۲؎القرآن الکریم ۱۴/ ۲)

مستفتی اگر واقع میں اس گروہ سے نہ ہوتا ایک بات صاف دل سے معلوم کرنا چاہتا اور جب یہ ناپاک کفر دیکھتا اسے ردی میں پھینک دیتا تو اس پر الزام نہ آتا مگر وہ تو اول سے اسی خباثت پر اعتقاد لاتے اور اغوائے عوام کو اس کی تائید ہی کے لئے فتوے گھڑواتے ولہذا اسی گروہ ناحق پژدہ کے پاس لے جاتے اور پھر اسے مانتے اس سے احتجاج کرکے اس کی نجاست پھیلاتے ہیں تو وہ اور اس کے ماننے والے سب کفر کے ماننے والے ہیں ان کا وبال ان پر سے کم نہ ہوگا **لاینقص من اوزارھم شیئ۳**۔ (ان کے بوجھ میں کمی نہ ہوگی۔ت) اگرچہ ان کے مفتی و مصدقین پر اپنے وبال کے علاوہ ان سب کا بھی پڑے گا، **علیہ وزرھا ووزرمن عمل بھا الی یوم القیامۃ۴**۔ اس کا بوجھ اس پر ہوگا اور جو قیامت تک اس پر عمل پیرا ہوگا اس کا بوجھ بھی اس پر آئے گا۔(ت) **ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم۵**۔ اور بیشک ضرور وہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ (ت)

(۳؎ صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۴۱)؛(۴؎ صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۲۷)؛(۵؎القرآن الکریم ۲۹/ ۱۳)

بربنائے مذکور عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی بس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسوں کو کھلا منافق بتایا، ارشاد فرماتے ہیں: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق، ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل (اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جسے

ترمذی نے دوسرے متن کے ساتھ حسن کہا، ابوالشیخ نے کتاب التوبیخ میں اسے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے اس میں "بین النفاق" کا اضافہ ہے۔ت) (۱؎ المعجم الکبیر حدیث ۷۸۱۸ المکتبۃ الفیصلیۃ ۸/ ۲۳۸؛ کنزالعمال بحوالہ ابی الشیخ حدیث ۴۳۸۱۱ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۶/ ۳۲)

مجمع الانہر میں ہے: من قال لعالم عویلم علی وجه الاستخفاف کفر۲؎۔ جو کسی عالم دین کو تحقیر کے طور پر "مولویا" کہے کافر ہوجائے۔ (۲؎ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل ان الفاظ الکفر انواع الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۵)

والعیاذ باللہ تعالٰی، یہ سوال اول کا جواب مجمل ہے اور یہیں سے تین سوال آئندہ کے جواب واضح ہوگئے وباللہ التوفیق۔

جواب سوال (۲)

(۲) موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے، اوپر واضح ہوچکا کہ رب عزوجل نے عام کفار کی نسبت یہ احکام فرمائے **تو بزورِ زبان ان میں سے کسی کافر کا استثنا ماننا اللہ عزوجل پر افترائے بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے** بلکہ عالم الغیب عزجلالہ نے یہ حکم یہود ونصارٰی سے خاص ماننے والوں کے منہ میں اپنے قہر عظیم کا پتھر دے دیا، ایک آیت میں صراحۃً کتابیوں کے ساتھ باقی کفار کو جدا ذکر فرمایا کہ کتابی سب کو تعمیم حکم مفسر منور ہوجائے جاہلان ضلیل کی تاویل ذلیل راہ نہ پائے۔

اللہ تعالٰی فرماتا ہے: **یایھاالذین اٰمنوالاتتخذواالذین اتخذوادینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتواالکتب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوااللہ ان کنتم مؤمنین۳؎**۔ اے ایمان والو! وہ جو

تمھارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی(یہود و نصاریٰ) اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و وداد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (۳؎ القرآن الکریم ۵/ ۵۷)

اب تو کسی مفتری کے اس بکنے کی گنجائش نہ رہی کہ یہ حکم صرف یہود و نصاریٰ کے لئے ہے' نیز آیہ کریمہ میں کھلا اشارہ فرماتا ہے کہ **کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا** اور اوپر آیت میں صریح تصریح گزر چکی کہ انہیں اللہ ورسول قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے' نیز صاف فرمایا: **لاتجد قومایؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاداللہ ورسولہ ولو کانوااٰبائھم اوابنائھم اواخوانھم اوعشیرتھم۱؎**۔ نہ پاؤ گے انہیں جو اللہ وقیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ ورسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔ (۱؎ القرآن الکریم ۵۸/ ۲۲)

سبحان اللہ مگر مشرکین یا وہابیہ نے اللہ ورسول کی مخالفت نہ کی' صرف یہود و نصاریٰ نے کی ہے' قرآن کریم جابجا شاہد ہے کہ مطلقاً موالات حرام ہونے کی علت کفر و مخالفت و عداوتِ اللہ ورسول ہے جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم' یہ معنی انہیں آیات سے کہ یہاں تلاوت ہوئیں' روشن اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت ہونا اس آیہ کریمہ میں بیان فرمادیا کہ: **یایھاالذین لاتتخذوااٰباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظالمون۲۵**۔ اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں سے بھی محبت نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں اور تم میں جو ان سے محبت کرے گا وہی پکا ظالم ہے۔ (۲؎ القرآن الکریم ۹/ ۲۳)

اللہ اکبر یہ ہے وہ اسلام جس پر ان کے بڑے لیڈر ابوالکلام آزاد کا مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب میں یہ اہتمام کہ وہ بعض اقسام کفار سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ عالمگیر محبت اس کی دعوت حق کا

اصل الاصول ہے انا للہ واناالیہ راجعون، کیا اللہ عزوجل نے نہ فرمایا: ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحونo متاع قلیل ولھم عذاب الیم ۳۔o بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے دنیا میں تھوڑا سا برت لیں پھر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۳؎ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۱۶و۱۱۷)

کیا نہ فرمایا: قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحونo متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعھم ثم نذیقھم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون ۱o۔ اے محبوب تم فرمادو کہ بیشک وہ جو اللہ پر افترا کرتے ہیں فلاح نہ پائیں گے دنیا کچھ برت لیں پھر انہیں ہماری طرف پلٹنا ہے پھر ہم ان کو وہ سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا۔(۱؎ القرآن الکریم ۱۰/ ۷۰)

کیا نہ فرمایا: ویلکم لاتفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتری ۲۔ تمہاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب میں بھون ڈالے گا اور بیشک نامراد رہا مفتری۔ (۲؎ القرآن الکریم ۲۰/ ۶۱)

کیا نہ فرمایا: انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون ۳۔ بیشک ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو کافر ہیں۔ (۳؎ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۰۵)

یہ ہے کہ قرآن عظیم کا فتوی جس نے کفر کا حکم جمادیا' وخسر ھنالک المبطلون ۴۔ وقیل بعدا للقوم الظالمینo اور باطل والوں کا وہاں خسارہ ہے اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔(ت) (۴؎ القرآن الکریم ۴۰/ ۷۸) (۵؎ القرآن الکریم ۱۱/ ۴۴)

حاش للہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا' باپ بیٹے کافر ہوں تو ان سے بھی محبت کو صریح حرام فرمادیا اور دلی محبت واخلاص واتحاد کرنے کو تو جابجا صاف صاف ارشاد واعلام فرمادیا کہ وہ انہیں کافروں میں سے ہیں' انہیں اللہ وقیامت پر ایمان نہیں' انہیں اللہ ورسول وقرآن پر ایمان نہیں' بالجملہ وہ کسی طرح مسلمان نہیں' ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد اس سے معاملات کا حرام وکفر ہونا اشد وزائد کہ علتِ حرمت کفر ہے علت جتنی زیادہ حکم سخت تر۔ یہ ان کذابوں' مفتریوں پر اور الٹا پڑے گا کہ **کفر میں یہود ونصاریٰ سے مجوس بدتر ہیں' ہنود سے وہابیہ وسائر مرتدین عنود بدتر ہیں ولہٰذا ان کے احکام اسی ترتیب پر سخت تر ہیں'** كمالايخفى على من له اعلام باحكام الفقهين **ولكن الظالمين بأيت الله يجحدون۶۔oوسيعلم الذين ظلمواای منقلب ينقلبونo۷۔** جیسا کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو احکامِ فقہاء سے آگاہ ہے لیکن ظالم آیاتِ الٰہیہ کا انکار کرتے ہیں۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائینگے۔ (ت)

(۶؎ القرآن الکریم ۶/ ۳۳) (۷؎ القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷)

جواب سوال (۳)

(۳) ضرور وہ لوگ مکذب ومحرف قرآن ہیں اور خود بحکم قرآن کافر ونامسلمان' جس کا بیان بقدر وافی ہوچکا' تکذیب قرآن عظیم ان کی نئی نہیں ان کے اعظم لیڈران ابوالکلام آزاد نے ''الہلال'' میں سیدنا عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی صاحبِ شریعت کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلادیا ''الہلال'' ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا:

'' مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے' وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا جو خود کوئی صاحبِ شریعت نہ تھا' اس کی مثال مجدد کی سی تھی' وہ کوئی شریعت نہ لایا' اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا' اس نے خود

تصریح کردی کہ میں تو توریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں''۔ا(یوحنا۵ : ۱۳)   (ا الہلال ابوالکلام آزاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء)

مسلمانو! اول تو روح اللہ کلمۃ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔

دوم بار بار مؤکد فقروں سے جمانا کہ وہ نبی صاحبِ شریعت نہ تھے۔

سوم نصارٰی کی انجیل محرف سے سند لانا' اور وہ بھی محض بربنائے جہالت وضلالت۔ کیا صاحب شریعت انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں' حاشا بلکہ پورا ہی فرمانے کو' نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت پوری ہوگئی خیر یہاں کہنا یہ ہے کہ ان فقروں میں آزاد صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن عظیم کی تکذیب کی' قرآن کریم قطعاً ارشاد فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ شریعت تھے' اولاً اس نے پہلے توراہ مقدس کا ذکر فرمایا: **وعندھم التوراۃ فیھا حکم اللہ**۔۲۔ ان کے پاس توراۃ ہے اس میں اللہ کے حکم ہیں۔ (۲ القرآن الکریم ۵/ ۴۳)

اور فرمایا: **ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرونo**۳۔ جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی کافر ہیں۔ (۳ القرآن الکریم ۵/ ۴۴)

پھر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انجیل دینا بیان کرکے فرمایا: **ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفٰسقونo**۴۔ انجیل والے اللہ کے اتارے پر حکم کریں اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔ (۴ القرآن الکریم ۵/ ۴۷)

ثانیاً اور صاف فرمادیا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر قرآن مجید اترنے کا ذکر کرکے فرمایا: لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا ولوشاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ۱۔ اے

توراۃ وانجیل وقرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک شریعت وراہ رکھی اور اللہ چاہتا تو تم سب کو گروہِ واحد کردیتا۔ (۱؎ القرآن الکریم ۵/ ۴۸)

ثالثاً کج فہم بلیدوں یا ہٹ دھرم عنیدوں کی اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا' اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکامِ توراۃِ مقدس کا احکامِ انجیل مبارک سے منسوخ ہونا بتادیا' اپنے نبی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے: **ومصدّقالمابین یدی من التوراۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم۲؎۔** میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اتری کتاب توراۃ کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے بعض وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر توراۃ نے حرام فرمائی تھیں۔ (۲؎ القرآن الکریم ۳/ ۵۰)

اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبِ شریعت ہونے میں شک ہوسکتا ہے یا منکر بجہنم اس میں شک کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے' انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل بھی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں' آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتمدہ بائبل ہی کو دیکھ لیں آزاد صاحب تو ابوالکلام ہیں' مواقع سخن سے خوب آگاہ ہیں یہ تین آیات کریمہ تھیں "ولیحکم اھل الانجیل، لکل جعلنا منکم، ولاحل لکم" بلیغ الدہر نے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ مسیح صاحبِ شریعت نہ تھا تو اسے بھی تین فقروں سے مؤکد کیا: ''اس کی مثال مجدد کی سی تھی' وہ کوئی شریعت نہ لایا' اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا'' تاکہ ہر آیت کے مقابلے کو ایک فقرہ تیار رہے' آیاتِ قرآن پر وار کرنے کو یہ ان کی ذوالفقار رہے۔ بالجملہ ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا' دوسری تکذیب وہ کہ مسلمین و کافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے' اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے' یہاں تک چھ تکذیبیں ہوئیں' ان چار پر کوئی گمان

کر سکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترکِ موالات میں ہیں' نصاریٰ سے بائیکاٹ اس زور سے کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کردیا' اگر مسلمان پر معترضانہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور سیدنا الانبیاء علیہم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا بائیکاٹ ہوگیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے' اب آپ کے ماننے کو اللہ کا کوئی نبی نہیں مل سکتا' پھر بھی وہ اس کی کیا پروا کرتے جب تک کمیٹی کے نبی بالقوۃ خواہ بالفعل گاندھی صاحب مذکر مبعوث من اللہ سلامت ہیں' یک درگیر محکم گیر' لیکن اسی الہلال کی جلد تین کی چار اور تکذیبیں اس بائیکاٹ کے بالکل خلاف ہیں' صفحہ ۳۳۸ پر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا:

''یہودیوں نے ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا تاکہ وہ صلیب (عہ) پر لٹائے جائیں اور جو لکھا ہے پورا ہوا'' (۱؎ الہلال ابوالکلام آزاد ۳/ ۳۳۸)

عہ: صلیب پر لٹانا بھی عجیب شاید صلیب زمین پر بچھی ہوئی مسہری سمجھی ۱۲

یہ قرآن عظیم کی ساتویں تکذیب کی' وہ فرماتا ہے: **وما صلبوہ ۲؎** انہوں نے مسیح کو سولی نہ دی۔ ' ۳(۲؎ القرآن الکریم ۴/ ۱۵۷)

نیز اسی صفحہ پر کہا: ''مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔' (۳؎ الہلال آزاد ۳/ ۳۳۸)

اور صفحہ ۳۳۹ پر دو لفظ اور لکھے: ''مظلومانہ قربانی'' اور ''خون شہادت''۔ ۴؎ (۴؎ الہلال ۳/ ۳۳۹)

یہ تینوں لفظ بھی قرآن عظیم کی تکذیب بتاتے ہیں' وہ فرماتا ہے: **وماقتلوہ ۵؎** انہوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔ یہاں تک پوری دس تکذیبیں ہوئی تلک عشرۃ کاملۃ ۶؎۔ یہ پچھلی چار عین مذہب نصاریٰ ہیں' کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاریٰ سے بائیکاٹ کے بدلے میل ہوجانا ہے یعنی ملۃ واحدۃ' ہر

شخص کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنی جلوہ' پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا کچھ بھی حصہ ہو علانیہ دیکھ رہا ہے کہ آزاد صاحب کے ان اقوال میں تین کفر ہیں :

(۱) کلام اللہ کی تکذیب'

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین'

(۳) شریعۃ اللہ کا انکار۔

اور پھر وہ قوم کے لیڈر ہیں' دین کے رفارمر ہیں' سب لیڈروں کے سر ہیں' (۵؎القرآن الکریم ۴۵/۱۵۷)(۶؎القرآن الکریم ۲/۱۹۶)

فسبحان مقلب القلوب والابصار۔کذٰلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبارا؎۔اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے والا ہے۔اللہ یوں ہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔(ت) (۱؎القرآن الکریم ۴۰/۳۵)

اذا کان الغراب دلیل قوم سیھدیھم طریق الھالکینا (جب قوم کا رہنما کوّا ہوگا تو ان کو ہلاکت ہی دکھائے گا۔ت) کیا نہیں ڈرتے کہ ہرکه آزاد از اسلام بود در سقر بندیِ آلام بود (جو اسلام سے آزاد ہوگا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائیگا۔ت)

آج کل کفر وارتداد و زندقہ والحاد کا گرم بازار ہے ہر چہار طرف سے اللہ ورسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوچھاڑ ہے' کفر بکنے والوں سے گلہ نہیں' عجب عام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ ورسول وقرآن سے زیادہ ہلکی عزت کسی کی نہیں' ان کے ماں باپ کو گالی دینا توبڑی بات کوئی انہیں تُوتو کہہ دیکھے اوراللہ ورسول وقرآن پر گالیاں سنتے ہیں' چھپے شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل نہیں آتا بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یارانے دوستانے بدستور رہتے ہیں' ان کے اعزاز

واکرام القاب آداب ویسے ہی منظور رہتے ہیں، صاف دلکشادہ جبین گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں، نہیں نہیں بلکہ الٹی ان کی حمایت، انہیں برا کہنے والے سے بغض وعداوت، ان کا حکم الٰہی ظاہر کرنے والا بے تہذیب بدلگام ہے، تنگ کن دائرہ اسلام ہے، عبدالماجد سے بدتر کافر آج کل شائد ہی کوئی ہو جس نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول النسب بچہ کہا اور قرآن کو اپنے دعوی توحید میں کاذب و ناتمام ٹھہرایا اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں تصنیف کرلیں اور رنگ وروغن بڑھانے کو اپنے اہل بیت وازواج کی تعظیمیں بھی اضافہ کردیں وغیرہ وغیرہ ملعونات کثیرہ، جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی، چار طرف سے کواگھار دوڑ پڑی ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برأت میں سیاہ ہونے لگے، ایک کافر ہوا تھا اس کے پیچھے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ ڈھٹائی بے شرمی بے حیائی سے مکرنا، صاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ بیچارہ تو کوئی چیز نہ تھا لافی العیر ولافی النفیر (نہ اونٹوں میں نہ چڑیوں میں یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ت) جب اس کی حمایت میں وہ کچھ جوش تو مسٹر ابوالکلام تو لیڈر کبیر، ان کا کفر ضرور ٹھیٹ اسلام بنے گا ان کے مقابل اللہ ورسول وقرآن کی کون سنے گا، کھلے گمراہان لیام کو جانے دو، بدایوں، شاہجہان پور، لکھنؤ وغیرہ میں بڑے بڑے سنیت کا دھرم بھرنے والے بستے ہیں، دیکھئے تکذیب کلام اللہ وتوہین رسول اللہ وانکار شریعۃ اللہ دیکھ کر ان میں کتنے اور کستے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ وقبول اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹ مقاطعہ مناتے ہیں، حاشا نہ وہ توبہ واسلام شائع کریں نہ یہ ہرگز ان کی موالات، تعظیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی کی ان کی تو نہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو انہیں تو نہ دی۔ اے تصور جویان خود گم، ابھی حب للہ وبغض للہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم۔

قولوااسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ا۔ کہو کہ ہم مطیع ہوئے اورا بھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (ت) (ا۔ القرآن الکریم ۴۹/ ۱۴)

اور جن بندگانِ خدا کو ان کا حصہ ملا ہے ان پر چرچتے ہوان کے سایہ سے کہ ان کا سایہ نہیں سایہ مصطفٰی ہے، مستنفرہ ہو کر بچتے ہو، یہاں سے ان کے بائیکاٹ اور ترک موالات کی حقیقت کھلتی ہے، **مسلمان کا ایمان شاہد ہے کہ ترک بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کعبہ معظّمہ کو معاذاللہ ایک ایک اینٹ کردیں، ہرگز اللہ ورسول وقرآن کی تکذیب وتوہین کے برابر نہیں ہوسکتا۔ اگران کا وہ جوش وہ نان کوآپریشن (NON CO-OPERATION) کا خروش اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک حصہ تھا ان سے ہزار حصے ہوتا، مگر یہاں ہزاروں حصہ بھی درکنار، وہی محبت وہی پیار، وہی تعظیم وہی تکریم، وہی وداد وہی اتحاد، وہی لیڈری وہی سروری، تو للہ انصاف کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوا کہ ہرگز انہیں دین سے غرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوئیں بلکہ سب جوش وخروش بہر نا ونوش سوراج بس باقی ہوس، انا للہ وانا الیہ رجعون۔**

مسلمان کہلانے والو! للہ اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حب للہ وبغض للہ کے سامان درست کرو، نیچری دیکھ کیسا ہی معظم یا پیارا ہو دور کرو، دور بھاگو، خدا کے دشمن کو دشمن مانو، اس سے تعلق کو آگ جانو، ورنہ عنقریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہوگئے، تمہارے ایمان نسخ ہوگئے،

فستذکرون ماأقولکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ۲۵۔ من یضلل اللہ فمالہ من ھادٍo وَمَنْ یَّھْدِ اللہ فمالہ من مضل ۱۔ تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ

گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔(ت) (۲؎القرآن الکریم ۴۰/ ۴۴)(۱؎القرآن الکریم ۳۹/ ۳۶و۳۷)

میں جانتا ہوں کہ حق کڑوا لگے گا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے دیکھے، حق و باطل کو میزانِ ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکابرہ کا داغ، تو وماعلینا الاالبلاغ، اللھم الیک المشتکی وانت المستعان، وعلیک البلاغ والیک المصیر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم (ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھا اے اللہ! تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرمانے والا ہے، تیرا کام ہی بات کا موثر فرمانا ہے، اور لوٹنا تیری طرف ہے برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجالانے کی قوت اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ت)

جواب سوال (۴)

(۴) عالم موصوف بیشک حق پر ہے اور ان لوگوں کی من گھڑت ترک موالات کہ نصارٰی سے مجرد معاملات جائزہ بھی حرام بلکہ کفر، اور ہنود سے وداد واتحاد، دلی محبت واخلاص جائز بلکہ فرض قطعی اللہ ورسول پر افتراء ہے، اس کا کچھ بیان ہوچکا اور زیادہ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ **المحجۃ المؤتمنۃ** ہے واللہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم۲۔(اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ت) (۲؎ القرآن الکریم ۲۴/ ۴۶)

عالم موصوف پر تنخواہ داری گورنمنٹ کا افتراء کیا جائے شکایت ہے جب ان کے بڑے بڑے لیڈر وہ کچھ جتنے بہتان اللہ ورسول وقرآن عظیم پر باندھ رہے ہیں ابھی قرآن کریم کی آیات سے روشن ہوچکا کہ یہ

لوگ آپ ہی ترکِ موالات کے منکر اور تکذیب قرآن عظیم پر مصر ہیں، پھر وہ اپنا عیب عالم پر نہ لگائیں تو کیا کھا کر جئیں، باقی رہا کفر وارتداد کا فتوٰی اور اس کے مفتی و مصدقین و مستفتی اور اس کے ماننے والوں اور اس کے سبب عالمِ دین کی توہین کرنے والوں پر شرعی احکام، سب بعینھا وہی ہیں کہ جواب سوال اول میں گزرے اور یہ کہ عالم موصوف پر ان لوگوں کے حکم کفر وارتداد وہی اپنا عیب دوسرے کو لگانا اور فرعون ملعون کی سنت مذکورہ ہے **کذٰلک قال الذین من قبلھم تشابھت قلوبھم** ۳۔

(ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات، اِن کے اُن کے دل ایک سے ہیں۔ت) (۳)

(۳) القرآن الکریم ۲/ ۱۱۸

جواب سوال (۵)

(۵) جماعت اہل سنت میں (کہ محاورہ قرآن وحدیث میں وہی مومنین ہیں، **کما بینہ الامام صدر الشریعۃ فی التوضیح والملا علی القاری فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ** (جیسا کہ اسے امام صدر الشریعہ نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں بیان کیا ہے۔ت) تفرقہ ڈالنا حرام ہے، رب عزوجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر جو سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حکم دیا کہ **لاتقم فیہ ابدا**۔ کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا، اور اس کے بنانے والوں کو فرمایا: **اسس بنیانہ علی شفاجرف ھارفانھار بہ فی نارجھنم** ۲۔ اس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڑھے کے کنارے پر تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا۔ (۱) القرآن الکریم ۹/ ۱۰۸) (۲) القرآن الکریم ۹/ ۱۰۹)

اور حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوادیا جلوادیا۔ پھر حکم دیا کہ اس جگہ کو گھورا بنایا جائے جس میں نجاستیں اور کوڑا ڈالا جائے۔ رب عزوجل نے اس کی چار علتیں

ارشاد فرمائیں، تیسری علت یہی **تفریقا بین المؤمنین**۳۔ (مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو۔ت) ہے کہ انہوں نے اس کے سبب جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا۔ معالم شریف میں ہے: لانھم کانواجمیعا یصلون فی مسجد قبافبنوا مسجد الضرار لیصلی فیه بعضهم فیؤدی ذٰلک الی الاختلاف وافتراق الکلمة۔۴۔ یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی، خبثاء نے وہ نقصان رسانی کی مسجد اس لئے بنائی کہ کچھ مسلمان اس میں پڑھیں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ پھوٹ پڑے اور تفرقہ ہو جائے۔ (۳؎ القرآن الکریم ۹/ ۱۰۷) ؛ (۴؎ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن آیۃ والذی اتخذوا مسجدًا ضرارًا کے تحت مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۴۷)

بلکہ ان خبیثوں نے جو عذر تفریق ظاہر کیا تھا یہ تفریق جبلپور اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے، انہوں نے کہا تھا: اناقدبنینا مسجدًا لذی العلة والحاجة واللیلة المطیرة واللیلة الشاتیة۵۔ ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات اور جاڑے کی شب کے لئے۔ اور ان کا عذر تفریق یہ ہوا کہ عالم دین معاذاللہ کافر وبدمذہب ونا قابلِ امامت ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور جھوٹے یہ بھی، مگر ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا (راستے کا تفاوت دیکھ کہاں تک ہے۔ت) (۵؎ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن آیۃ والذی اتخذوا مسجدًا ضرارًا کے تحت مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۴۷)

مسلمانوں کو مسجد الٰہی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم تو یہ ہے جو قرآن عظیم میں فرمایا: **ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکرفیھا اسمه وسعی فی خرابھا اولئک ماکان لھم ان یدخلوھا الاخائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاٰخرة عذاب عظیم**۱۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نام الٰہی لینے سے روکے

اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ایسوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ ان میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے‘ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔ (۱القرآن الکریم ۲/ ۱۱۴)

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہو گا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اور اس میں نماز سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز خراب نہ ہو‘ یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں مسجد ضرار بنانے والوں نے پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ مؤکد کرکے‘ **قال اللہ تعالٰی ولیحلفن ان اردنا الاالحسنٰی ۲**۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو تفریق جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔ اس پر جواب فرمایا: **واللہ یشھدانھم لکٰذبون ۳**۔ (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) (۲القرآن الکریم ۹/ ۱۰۷) (۳القرآن الکریم ۹/ ۱۰۷)

جبکہ وہ وجہ جو یہ ظاہر کرتے ہیں قطعًا کذب و باطل ہے‘ محض معاندانہ اس کا جھوٹا حیلہ گھڑ کر مسلمانوں کو مسجد سے روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجد الٰہی کو یاد الٰہی سے روکنا‘ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور انہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اور انہیں اغوائے مسلمین کے لئے راستوں پر مقرر کرنا نظر بحقیقت تو ٹھیک مناسبت پر واقع ہوا‘ کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا‘ ایسے کام لینے والوں کے ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے۔ **الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت ۴**۔ (گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔ت) مگر ان کے زعم پر یہ کافروں سے استمداد اسی قسم میں واقع ہوا جو ان کے ادعا میں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام‘ (۴القرآن الکریم ۲۴/ ۲۶)

قال اللہ عزوجل لایتخذ المؤمنون الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللہ فی شیئ ١؂۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔ (١؂ القرآن الکریم ٣/ ٢٨)

تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں اسی آیۃ کریمہ کی تفسیر میں ہے: نھوا عن الاستعانۃ بھم فی الامور الدینیۃ ٢؂۔ اس آیہ کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے کسی دینی کام میں مدد لیں، یونہی ایسی نماز قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سنی عالم کی اقتداء سے روک کر غالبًا کسی "منہم" کے پیچھے پڑھوانے پر ہو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ قضیہ زمین بر سر زمین ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے اتنا روکا ہے کہ مسلمان کی زمین میں بے اس کے اذن کے پڑھے اور کافر کی زمین سے بچے، اور اگر مسلمان کی زمین میں کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستے میں پڑھے اور کافر کی زمین میں نہ پڑھے، اگرچہ راستے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی زمین میں پڑھنے کی کراہت سے ہلکی ہے۔ (٢؂ ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) آیت لایتخذ المومنون الکٰفرین کے تحت داراحیاء التراث العربی بیروت ٢/ ٢٣؛ الفتوحات الالٰہیہ آیت لایتخذ المومنون الکٰفرین کے تحت مصطفی البابی مصر ١/ ٢٥٧)

حاوی قدسی میں ہے: ان اضطر بین ارض مسلم وکافر یصلی فی ارض المسلم اذلم تکن مزروعۃ اولکافر یصلی فی الطریق ٣؂۔ اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان اضطراب آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ وہ کاشت نہ ہو، اگر وہ کاشت ہے یا کافر ہی کی زمین ہے تو راستے میں نماز ادا کرلی جائے۔ (ت) (٣؂ الحاوی القدسی)

ہاں ظاہراً یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا' اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہیئے کہ کہاں تو کافر کی بے خبری میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الٰہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے اور بندگانِ الٰہی کو مسجد الٰہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑے پوری کرنے کو اس کی زمین میں نماز قائم کرنی کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کافر کی یہ خوشی بدرجہا بدتر ہے جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش نماز کیلیئے دی' اول کا مقصود رضائے الٰہی ہے اور کافر کو اس سے غیظ و نفرت' اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے کہ نامرضی خدا ہے اور کافر کو اس سے سرور فرحت، فاعتبروایاولی الابصار[۴] (اے اہل ابصار! عبرت حاصل کرو۔ت) ([۴] القرآن الکریم ۵۹ /۲)

بلاشبہہ ایسا کرنے والے مسجد ضرار والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذائے مسلمین کیلیئے مشرکین کے آلے اور ان کے مسخرے یعنی انکے ہاتھوں میں ضرر اسلام کے لئے مسخر ہیں والعیاذ باللہ تعالٰی۔

جواب سوال (۶،۷)

(۶ و ۷) گائے کی قربانی بیشک شعارِ اسلام ہے' **قال اللہ تعالٰی والبدن جعلنٰھالکم من شعائر اللہ[۱]**۔ ([۱] القرآن الکریم ۲۲/ ۳۶)

اللہ تعالٰی نے فرمایا: ہم نے اونٹ اور گائے کی قربانی کو تمہارے لئے دین الٰہی کی نشانیوں سے کیا۔ خود مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلّی کو اس کا اقرار ہے۔ رسالہ قربانی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں: **"والبدن**

جعلنھا لکم من شعائر اللہ سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہے[۲]'' خصوصًا اس معدنِ مشرکین ہندوستان میں کہ یہاں اسکے ابقا واجرا بلا شبہہ اعظم مہمات اسلام سے ہے' مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب میں ہے: ذبح بقرہ درہندوستان از اعظم شعائر اسلام است[۳]۔ ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا اسلام کے سب سے بڑے شعائر میں سے ہے۔(ت) یہاں اس کا باقی رکھنا یقینا واجب شرعی ہے جس کی تحقیق ہمارے رسالہ ''انفس الفکر فی قربان البقر'' میں ہے'

([۲]رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص۲۱)؛([۳]مکتوبات امام ربانی مکتوب ہشادویکم نولکشور لکھنؤ ۱/ ۱۰۶)

علمائے لکھنؤ نے بھی اسے تسلیم کیاہے۔ مولوی عبدالحہ صاحب کے فتاوٰی میں ہے:

''گائے ذبح کرنا طریقہ قدیمہ ہے زمانِ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وجملہ سلف صالحین سے تمام بلاد وامصار میں' اور اس پر اجماع واتفاق ہے تمام اہل اسلام کا' ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود بنظرِ تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے بلکہ ہرگاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ابقاء واجرا میں سعی کریں' اور اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو گنہ گار ہوں گے' ہنود منع کریں تواسکے ابقا میں سعی واجب ولازم ہے[۴](ملخصًا)

([۴]مجموعہ فتاوٰی عبدالحہ کتاب الاضحیۃ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۲۸۳)

انہیں کے دوسرے فتوے میں ہے: ''گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن وحدیث سے ثابت ہے' ہندو بہ نظر اپنے مذہب کے روکے تو مسلمانوں کو باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی ممانعت کو جو مبنی ہے ان

کے اعتقاد باطل پر تسلیم کرلینا نہیں جائز ہے، جو اس کی عظمت کا خیال کرے اس کے اسلام میں فتور ہے، پس ہنود کی ممانعت تسلیم کرنا موجب ان کے اعتقاد باطل کی تقویت وترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں، مسلمانوں کو ضرور رہے کہ گاؤکشی ترک نہ کریں[1]" (ملخصًا)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

([1] مجموعہ فتاوٰی عبدالحی کتاب الاضحیۃ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۸۶۔۲۸۵)

مولوی عبدالباری صاحب کے والد ماجد مولانا عبدالوہاب صاحب کے فتوٰی میں ہے: "ان بلاد میں مسلمانوں کو گاؤکشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے[2]"

محمد عبدالوہاب

([2] فتاوٰی محمد عبدالوہاب بحوالہ مجموعہ فتاوٰی مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۲۸۳)

انھیں کے دوسرے فتوٰی میں ہے: "قربانی گائے کی شعارِ اسلام ہے اس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی لازم ہے[3]"

محمد عبدالوہاب

([3] فتاوٰی محمد عبدالوہاب بحوالہ مجموعہ فتاوٰی مطبع یوسفی لکھنؤ ۳/ ۲۸۶)

خود مولوی عبدالباری صاحب کے رسالہ قربانی میں ص۲۰ میں ہے: "رکاوٹ ڈالنے کی صورت میں گائے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے[4]" ([4] رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص۲۰)

اسی کے صفحہ ۲۱ میں ہے: "جب سے ہندوؤں کو اس کا خیال ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جائے اس وقت سے مسلمانوں کو بھی اپنا حق قائم رکھنے اور اپنے مذہبی حکم جاری رکھنے کا خیال پیدا ہوگیا، حکم شریعت

بھی ایسا ہی ہے کہ جب قربانی روکی جائے تو لازم ہے کہ ہم اس کو کریں۔[۵]" (۵۔رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص ۲۱)

صفحہ ۶ میں ہے : "میں جانتا ہوں روکنے سے اس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے[۶]" صفحہ ۳ : "مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکتے۔"[۷] (۶۔رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص ۶)؛(۷۔ رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص ۳)

صفحہ ۱۶ : "ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی گاؤ کو ممنوع سمجھتا ہوں[۱]" (۱۔ رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص ۱۶)

صفحہ ۱۹ : شعارِ دین میں سے جس کو روکا جائے اس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے"۔[۲] (۲۔رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلّی ص ۱۹)

بقیہ اقوال کی تشریح رسالہ الطاریٔ الداریٔ میں ہے' تو جو لوگ خوشنودی مشرکین کے لئے اس شعارِ اسلام کو مٹانے چاہتے اور مسلمانوں کو اس کے چھوڑنے پر زور دیتے ہیں' سخت فاسق' مفسد' آمر بالحرام' بدخواہ اسلام' مسلمانوں کے رہزن ہیں' مشرکین کے گرگے' شیطان کے بھائی' ابلیس کے کارندے' حق کے دشمن ہیں' منافقوں کے وارث ہیں' جن کو حق سبحانہ فرماتا ہے : **المنٰفقون والمنٰفقت بعضهم من بعض يامرون بالمنكروينهون عن المعروف ويقبضون ايديهم نسواالله فنسيهم ان المنٰفقين هم الفٰسقونo وعدالله المنٰفقين والمنٰفقٰت والكفارنارجهنم خلدين فيها هى حسبهم ولعنهم الله ولهم عذاب مقيمo** ۳۰۔ منافق مرد عورت آپس میں ایک ہیں برائی (مثلاً شعارِ اسلام بند کرنے) کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی (شعارِ اسلام جاری رکھنے) سے روکتے ہیں' اور (نیک کام خصوصاً شعائر اسلام سے) ہاتھ کھینچتے ہیں وہ اللہ کو

بھول گئے تو اس نے انہیں چھوڑ دیا' بیشک منافق ہی پکے فاسق ہیں' اللہ نے منافق مردوں عورتوں اور ان کافروں سے (جن کی طرف یہ منافق جھکتے اور ان کی خوشنودی چاہتے ہیں) جہنم کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے جس میں وہ سب ہمیشہ رہیں گے وہ ان کے عذاب کو بہت ہے اور اللہ نے ان سب پر لعنت کی اور ان کے لئے دائم عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔ (۳؎ القرآن الکریم ۹/ ۶۶ و ۶۷)

ان کے دام میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنے والا اللہ عزوجل کا مخالف اور ابلیس لعین کا فرمانبردار ہے' تارکِ واجب و مرتکب حرام' مستحقِ نار و غضب جبار ہے۔ والعیاذ باللہ العزیز الغفار وصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب المختار واٰلہ الاطہار وصحبہ الابرار واولیائہ الاخیار وامتہ اجمعین الی یوم القرار وبارک وسلم واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔اللہ عزیز و غفار کی پناہ' اور اس کے حبیب مختار پر صلوٰۃ وسلام' آپ کی آلِ اطہار' اصحاب ابرار' اولیا اخیار اور امت پر بھی قیامت تک' اور برکت وسلامتی ہو۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم (ت)